REGD NO P 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰ - ۳ روپے
ممالک غیر
۵۰ - ۷ روپے

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۹ | ۱۶ ر احسان ۱۳۳۹ ہش ۲۰ ر ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ ۱۶ ر جون ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۶

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۴ ر جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں مورخہ ۱۱ ر جون بوقت دس بجے صبح کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

کل گرمی کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی۔ رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب نیند آئی اس وقت طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۴ ر جون کئی روز کی لگاتار شدید گرمی کے بعد آج رات کے پہلے حصہ میں تیز آندھی چلی جس کے بعد تھوڑا سا ترشح ہوا اور موسم میں خنکی آ گئی۔ آج دن بھر موسم خوشگوار رہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال تامال علاقہ جنوبی ہند کے سفر پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سفر وحضر آپ سب کے ساتھ ہو اور خیر و عافیت سے دار الامان واپس لائے۔ آمین

یورپ کے احمدی مشنوں میں عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب

مسلم یورپین باشندوں کے علاوہ متعدد ملکوں کے مسلم احباب اور دیگر سربراہ حضرات کی تقریب میں شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی مورخہ ۱۰ ر ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ کو شرق و غرب کے ممالک میں قائم شدہ احمدیہ مشنوں اور مساجد میں عید الاضحیٰ کی تقریب سعید پورے اہتمام سے منائی گئی عید کی نماز اور تقریب میں ان ممالک کے نو مسلم احباب کے علاوہ متعدد ملکوں اور قوموں کے مسلم احباب اور دیگر سربرآوردہ حضرات نے بھاری تعداد میں شرکت کی جن احمدیہ مشنوں کی طرف سے عید الاضحیٰ کی تقریب کی اطلاعات ربوہ میں تاروں کے ذریعہ اب تک موصول ہو کر اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہیں احباب کی دلچسپی کے لئے انہیں ذیل میں نقل کیا جاتا ہے :-

۱ - دی ہیگ (ہالینڈ)

امام مسجد ہیگ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں :-

" دی ہیگ ۷ ر جون۔ ہیگ کی احمدیہ مسجد میں عید الاضحیٰ کی نماز محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت نے پڑھائی۔ آپ نے ... ۔ نماز، عبادت اسلامی مساوات اور انسانی وقار پر نہایت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی اس ضمن میں اسلام کی پُر حکمت تعلیم کو واضح اور اس کے عملی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے متعدد ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔ اس موقعہ پر ہالینڈ کے مختلف شہروں سے احمدی احباب کے علاوہ بہت سے دوسرے ملکوں کے مسلم احباب نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں مشن کی دعوت پر ہالینڈ کے بہت سے سربرآوردہ حضرات بھی جن میں متعدد جج صاحبان، ممبران پارلیمنٹ اور ڈاکٹر حضرات شامل تھے۔ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ نماز کے بعد مسجد کے باغیچہ میں وسیع پیمانے پر دعوت کا اہتمام کیا گیا "

۲ - لنڈن (انگلستان)

احمدیہ مشن لنڈن کی طرف سے آمدہ اطلاع مظہر ہے :-

" لنڈن ۷ ر جون۔ مسجد فضل لنڈن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عید الاضحیٰ کی تقریب بنہایت درجہ کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ اس تقریب میں آٹھ سو سے بھی زائد افراد نے شرکت کی۔ ممتاز مہمانوں میں متعدد ممالک کے سفراء اور یونیورسٹیوں کے نامور پروفیسر صاحبان بھی شامل تھے۔ نماز عید امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں عید الاضحیٰ کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت کو واضح کیا اور اس ضمن میں اسلامی تعلیم کی پُر حکمت تفاصیل پر روشنی ڈالی۔ نماز عید کے بعد مسجد کے باغیچہ میں وسیع پیمانے پر دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جملہ مہمانوں نے شرکت کی۔

۳ - ہمبورگ فرانکفورٹ (مغربی جرمنی)

امام مسجد ہمبورگ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اطلاع دیتے ہیں :-

" ہمبورگ ۵ ر جون۔ ہمبورگ اور فرانکفورٹ کی احمدیہ مساجد میں عید الاضحیٰ کی تقریب کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منائی گئی دونوں مقامات پر نماز عید میں جرمنی کے نو مسلم احباب کے علاوہ بہت سے اسلامی ملکوں کے احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دونوں مساجد میں خطبہ عید الاضحیٰ میں قربانی کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔ بعد ازاں جملہ مہمان اس دعوت میں شریک ہوئے۔ جو اس موقع پر ترتیب دی گئی تھی۔ اس تقریب میں پریس نے خاص دلچسپی لی۔ چنانچہ پریس فوٹو گرافرز نے اخبارات کے لئے تقریب کے متعدد فوٹو لئے "۔

۴ - زیورچ (سوئٹزرلینڈ)

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کی طرف سے آمدہ تار مظہر ہے :-

" زیورچ کے احمدیہ مشن میں عید الاضحیٰ کی تقریب کامیابی سے منائی گئی۔ سوئٹزرلینڈ کے متعدد شہروں سے نو مسلم احمدی احباب نے زیورچ پہنچ کر تقریب میں شرکت کی علاوہ ازیں متعدد اسلامی ملکوں کے مسلم احباب بھی معقول تعداد میں شریک ہوئے۔ احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے نماز عید پڑھانے کے بعد قربانی کی اہمیت پر خطبہ دیا۔ اور اس امر پر روشنی ڈالی کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کی راہ میں تکلیفیں اٹھانے اور قربانیاں کرنے سے ہی دنیا میں اسلام کو سربلندی نصیب ہوگی۔ اس موقع پر ایک شخص نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا فالحمد للہ علیٰ ذالک "

امتحان رسالہ ضرورت مذہب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک مشہور لیکچر کا خلاصہ "ضرورت مذہب" جو ایک ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس وقت جو لامذہبیت اور دہریت کی بد اثر دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جماعت کے جملہ مردوں عورتوں اور ایسے بچوں کو جو امتحان دے سکیں، اس امتحان میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔

یہ امتحان مورخہ ۲۱ ر اگست بروز اتوار ہوگا۔ پریذیڈنٹ و سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی جماعت کے امتحان میں شامل ہونے والے احباب کی فہرست ۱۵ ر جولائی تک دفتر ہذا کو بھجوا دیں گے۔ پرچے وغیرہ تیار کرنے بروقت بھجوائے جا سکیں (نوٹ) یہ رسالہ دفتر ہذا سے صرف چار آنے میں مل سکے گا۔ ڈاک خرچ و پیکنگ خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے ماما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۱۶ رجون ۱۹۶۰ء

یہ قیامت خیز زلزلے اور ہولناک آسمانی آفتیں

اسی سال یکم رمارچ کو مراکش کے ساحلی شہر آغادیر میں ایک قیامت خیز زلزلہ آیا جس میں دس ہزار سے زائد نفوس ہلاک ہوئے اور ۷۵ اور ۹۰ فی صد عمارتیں برباد ہوگئیں اس واقعہ ہائلہ کے آٹھ سفتہ بعد مورخہ ۲۴ راپریل کو ایران کے شہر لار میں ایسا ہی ہیبتناک زلزلہ آیا اور ۱۷ ہزار کی آبادی کا یہ شہر خوفناک تباہی و بربادی سے دوچار ہوگیا۔ اس المیہ پر بمشکل ایک ماہ کا عرصہ گذرا تھا کہ جنوبی امریکہ کے ایک ساحلی مقام چلی میں مورخہ ۲۳ رمئی کو رونما ہونے والے زلزلوں اور سمندر کی طغیانی کے بعد آتش فشاں پہاڑ نے تباہی مچا دی۔ اس کے نتیجہ میں جس قدر تباہی آئی اس نے سابقہ ریکارڈ مات کر دیئے۔

ان سب المناک واقعات کی تفصیلات اخباروں میں آچکی ہیں۔ اور اپنے اپنے نقطۂ نظر سے بعض اخبارات میں اس پر تبصرے بھی شائع ہوئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اخبار "آزاد ہند" میں "اللہ رحم کرے" کے عنوان سے ان زلزلوں اور آسمانی آفتوں پر ایک جامع نوٹ شائع ہوا ہے جس میں ایسی عبرتناک تباہیوں کی مختصر تفصیلات کے ساتھ ان آسمانی آفتوں کی اصل وجہ اور باعث کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ معاصر کا یہ نوٹ [illegible] دعوت دہلی مجریہ ۷ رجون ۱۹۶۰ء کے حوالہ سے یہ ہے:-

"یہ سال روئے زمین کے لئے بڑا منحوس معلوم ہوتا ہے۔ سب سے پہلے مراکش کے شہر آغادیر کا زلزلہ۔ یہ اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ پورا شہر نیست و نابود ہوگیا۔ بارہ ہزار سے اوپر آدمی ہلاک ہوگئے اور بہت زیادہ زخمی ہوئے۔ ابھی اس سانحۂ عظیم پر دنیا کا ماتم ختم نہیں ہوا تھا کہ جنوبی ایران کے شہر لار میں زلزلہ نے قیامت برپا کر دی اور وہاں بھی تین چار ہزار آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اب جنوبی امریکہ کے ایک ساحلی مقام چلی کی باری ہے۔ کئی دن سے وہاں متواتر زلزلہ آرہا ہے۔ اب تک چار ہزار آدمیوں کے مرنے یا لاپتہ ہونے کی اطلاع ہے بیس لاکھ آدمی بے گھر ہوگئے ہیں۔ اربوں روپے کی جائداد برباد ہوگئی ہے۔ زلزلوں کے بعد چلی کے آتش فشاں پہاڑ جو نصف صدی سے خاموش کھڑے تھے آگ اگلنے لگے ہیں۔ چلی کے زلزلے سے بحر الکاہل کی تہہ میں ایسا خوفناک تموج ہوا کہ سمندر کی طوفانی لہریں سینکڑوں میل فی گھنٹے کی رفتار سے دوڑتی ہوئی جاپان آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے ساحلوں سے جا ٹکرائیں۔

روس سے خبر آئی ہے کہ سائبیریا کے ساحلی علاقوں پر بھی یہ طوفانی موجیں چڑھ دوڑیں روس سے ابھی تک جانی و مالی نقصانات کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ لیکن جاپان کے جس ساحلی شہر سے طوفانی موجیں ٹکرائی تھیں اسے تو غرق ہی کر گئیں۔ ایک ہی ریلے میں آٹھ سو سے اوپر جاپانی ہلاک ہوگئے ہزاروں بے گھر ہوگئے ہیں اور زخمی بھی کم نہیں ہیں۔

زلزلے اور دوسری آسمانی آفتوں سے دنیا کے کئی حصے تباہ و برباد ہو چکے ہیں اور نہیں کہا جاسکتا کہ کس ملک میں کس جگہ زمین کب پھٹ جائے گی، پہاڑ کب دہکنے لگیں گے سمندر کب ابل پڑیں گے۔ ان آفتوں سے خدا نے ابھی تک ہندوستان کو محفوظ رکھا ہے۔ لیکن ہندوستان کے اکثر شہروں اور گاؤں میں اس سال کے شروع ہوتے ہی آتشزدگی کے اتنے واقعات ہوئے ہیں کہ عقل حیران ہے پورے پورے گاؤں جل گئے۔ مثلاً پنجاب نیور میں تو درجنوں گاؤں خاک کا ڈھیر ہوگئے۔ سو کے قریب آدمی بھی جل گئے اور ان گنت مویشی ہلاک ہوئے۔ بہار میں بھی آگ لگنے سے زبردست جانی و مالی نقصانات ہوئے بعض جگہ تو شادی کے گھر آتش کدے بن گئے۔ اور براتیوں کے ساتھ دولہا دلہن کی چتا بھی جل گئی۔

یہ سب آسمانی آفتیں دنیا پر ٹوٹ رہی ہیں انسان ان کے سامنے بے بس ہے۔ کیا کر سکتا ہے۔ بس اللہ سے رحم کی دعا کرے۔ گناہوں کی معافی مانگے اور دنیا سے ظلم و گناہ دور کرے غور کرنے کا مقام ہے کہ یہ سال شروع ہوتے ہی ان آفتوں کا جو اتنے بڑے پیمانے پر سلسلہ شروع ہوا ہے اسی کے ساتھ اگر پیرس میں چوٹی کانفرنس کی ناکامی کو شامل کر لیا جائے تو یہ بھی ایک زبردست حادثہ ہے جس سے دنیا کے امن و سلامتی کو سنگین خطرہ لاحق ہوگیا ہے آغادیر، لار، اور چلی کے زلزلوں نے جتنی تباہی پھیلائی ہے اس سے کہیں زیادہ ناقابل بیان و تصور تباہی انسان خود اپنے ہاتھوں سے پھیلا سکتا ہے اگر ایٹمی لڑائی چھڑ جائے یہ لڑائی سچ مچ قیامت ہوگی۔ پیرس میں چوٹی کانفرنس کی ناکامی کے بعد دنیا امن سے دور اور لڑائی سے بہت قریب آگئی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ دنیا بارود کے ڈھیر پر بیٹھی ہے کسی بھی واقعہ سے اس پر چنگاری گر سکتی ہے اور بارود کا ڈھیر بھک سے اڑ سکتا ہے۔

قدرت کی ہم پر نامہربانی بلاوجہ نہیں ہے دنیا کی حالت دیکھئے۔ انسان انسان کو پھاڑ کھاتا ہے۔ جانوروں کو تو پیار کرتا ہے سانپوں کو دودھ پلاتا ہے بانٹ پوجتا ہے ان کی پوجا تک کرتا ہے مگر آدمی آدمی کا سب سے بڑا دشمن بن گیا ہے۔ دنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہے ہر طاقتور کمزور کو کھا رہا ہے خدا یہ ظلم خاموشی سے نہیں دیکھ سکتا۔ یہی حالت رہی تو ضرور یہ دنیا برباد ہو جائے گی۔ آج انسانیت، شرافت، تہذیب، اخلاق اور مذہب کا نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی ہے۔ ان چیزوں کا صرف نام باقی رہ گیا ہے وہ بھی اس لئے کہ دغا بازی مکاری، بے غیرتی، بہروپیے، ان ناموں سے معصوم، کمزور، لاچار اور بے بس انسانوں کی تکا بوٹی کر سکیں ان کا خون پی سکیں۔ آسمانی صحیفوں میں صاف کہا گیا ہے کہ جب جب دنیا کی یہ حالت ہوئی ہے جن جن بستیوں میں ظلم و گناہ کی یوں زیادتی ہوگئی ہے۔ اس پر خدا نے قہر نازل کر کے بستی کی بستی ختم کر ڈالی ہے۔ طوفان نوح ایسے ہی کسی خراب زمانے کا نتیجہ رہا ہوگا۔ کون جانے کب طوفان نوح آجائے پہاڑیوں کا سینہ پھٹ جائے اور یہ خونخوار انسان اس کے پیٹ کا نوالہ بن جائے۔ یا خدا اس سے بھی بڑی سزا انسان کو یہ دے کہ اپنے ہی ہاتھوں جہنم کی آگ بھڑکا کر اپنے کو اس میں پھونک دے۔ یعنی ایٹمی لڑائی شروع کر کے اس خوبصورت دنیا کو جہنم میں تبدیل کر دے اور ایسی آگ میں جلنے لگے جس کے تصور ہی سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔"

جب یہ صورت ہے تو اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے کسے ایک برگزیدہ بندہ یعنی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ اس انذار کو بھی ملاحظہ فرمائیں جو آج سے ۵۵ سال قبل نہایت واشگاف الفاظ میں کیا گیا مگر افسوس کہ دنیا نے اپنی پرانی عادت کے مطابق اس بروقت انذار سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور آج ہم دنیا یکے بعد دیگرے قسم قسم کی آفتوں اور تباہیوں اور بربادیوں کی گرفت میں ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۵ء میں دنیا کو ہشیار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"یاد رہے خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت و فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے؟ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی (باقی صفحہ ۱۲ پر)

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

پرشفقت دعا کے ساتھ مبارکبادی کا جواب

قادیان ۱۴ رجون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب پر محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مقامی درویشان اور ہندوستان کے تمام احمدی احباب کی طرف سے مبارکبادی کا تار ارسال کرتے ہوئے حضور سے اپنے جملہ خدام کے لئے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ حضور انور نے ازراہ شفقت و احسان سب احباب کے لئے دعا فرمائی اور اپنے کریمانہ جواب سے بھی نوازا۔ اس سلسلہ میں جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مشفقانہ جواب موصول ہوا ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

ربوہ ۱۸۱۶ / ۸-۶-۶۰ — بخدمت مکرم و محترم امیر جماعت صاحب قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی تار بتقریب عید الاضحیٰ مورخہ ۵/۶/۶۰ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پہنچی۔ بعد ملاحظہ حضور اقدس نے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے اور دینی و دنیوی ہر لحاظ سے ترقی بخشے۔ آمین۔

والسلام خاکسار عبد الرحمٰن انور

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

خطبہ جمعہ

شمع محمدی پر قربان ہونیوالے لاکھوں پروانوں کا مکہ مکرمہ میں شاندار اجتماع

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال عظمت شان

لبیک اللّٰھم لبیک کہنے والے عاشقان حضرت احدیت قیامت تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر کرتے رہیں گے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۴۲ء
مطابق ۹ر ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ بمقام قادیان

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج کا دن

وہ دن ہے جبکہ ہزاروں میلوں سے مختلف زبانوں میں باتیں کرنے والے مختلف قوموں کے افراد مختلف تمدنوں کے عادی لوگ کھچے کھچے اس مقام پر جا پہنچے ہیں۔ جہاں تیرہ سو سال سے زیادہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کا وہ نبی پیدا ہوا تھا۔ جو تمام نبیوں کے کاموں کو پورا کرنے والا اور نبوت کا آخری پیغام پہنچانے والا تھا۔

صدیاں گزریں

مکہ کے لوگوں نے اس کی آواز کو سنا۔ اور کہا نکل جا اور دور ہو جا۔ ہم تیری بات کو سننا نہیں چاہتے۔ مکہ کے لوگوں کی دنیوی لحاظ سے حیثیت ہی کیا تھی۔ نہ وہ کوئی بڑے بادشاہ تھے۔ نہ ان کا تمدن کوئی اعلےٰ درجہ کا تھا کہ اس کی وجہ سے وہ دنیا پر خاص اثر رکھتے ہوں۔ نہ وہ علوم وفنون کے ایسے ماہر تھے کہ یونان کے فلسفہ کی طرح ان کی دنیا پر دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ نہ وہ ایسے فاتح تھے کہ سکندر اور خورس کی طرح دنیا میں ان کا نام روشن ہو۔ معمولی حیثیت کے انسان تھے جیسے یہاں کے

پہاڑی راجے

ہوتے ہیں بلکہ اس سے بھی کم۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ان کے مقابلہ میں بھی (اتنی) کمزور تھی کہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہمارے سامنے یہ شخص ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ اور وہ بھی اپنی آواز کی اتنی قیمت سمجھتے تھے کہ اس کی آواز ہماری آوازوں کے سامنے ضرور دب جائے گی۔ وہ اس کو ایک

مقامی فتنہ

خیال کرتے تھے۔ اور دنیا اس کو ایسا ہی سمجھتی تھی۔ جیسے کسی چھوٹے سے گاؤں میں دو زمینداروں کے درمیان آپس میں کسی کھیت پر لڑائی ہو جاتی ہے اس لڑائی کا اثر ارد گرد کے گاؤں پر بھی نہیں پڑتا۔ اس لڑائی کا اثر اس گاؤں پر بھی نہیں پڑتا جس میں لڑائی ہوتی ہوتی ہے۔ بسا اوقات وہ دونوں لڑ جھگڑ کر گھر آجاتے ہیں۔ اور خود ان کے محلہ کے لوگوں کو بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ان کی آپس میں کوئی لڑائی ہوئی ہے۔ پس ابتداء ہر وہ ایسی ہی لڑائی تھی جو مکہ والوں کی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جاری تھی

مکہ والے

خیال کرتے تھے کہ وہ اپنے اس حقیر دشمن کو مٹا دیں گے۔ اسے تباہ اور برباد کر کے رکھ دیں گے۔ لیکن آج اگر دنیا کے پردہ پر ابوجہل کو لاکر کھڑا کر دیا جائے اگر آج عتبہ اور شیبہ اور اسی قسم کے دوسرے دشمنوں کو لا کھڑا کر دیا جائے۔ جو مکہ میں دن رات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتے تھے۔ اور یہ خیال کرتے تھے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام دنیا سے مٹا دیں گے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں کہ آج ملک کے لوگ تو الگ رہے۔ یمن کے لوگ تو الگ رہے۔ مدینہ کے لوگ تو الگ رہے۔ نجد کے لوگ تو الگ رہے دنیا کے ہر گوشہ اور ملک کے لوگ چاروں طرف سے دوڑتے ہوئے مکہ میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ وہاں جاوا سے بھی لوگ پہنچ چکے ہیں سماٹرا سے بھی پہنچ چکے ہیں۔ چین سے بھی پہنچ چکے ہیں اور ہندوستان سے بھی پہنچ چکے ہیں۔ غرض ہر قوم اور ہر جتھہ اور ہر گروہ کے لوگ بے تحاشہ عاشقوں کی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یہ کہتے ہوئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ ہم آ گئے۔ ہم آ گئے۔

مکہ کے لوگوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ تو یہاں سے نکل جا۔ خدا نے کہا تم اسے یہاں سے نکالتے ہو۔ میں ہمیشہ دنیا کے کناروں سے لوگوں کو یہاں اکٹھا کروں گا جو

لبیک اللّٰھم لبیک

کہتے ہوئے دوڑتے چلے آئیں گے کسی کی آنکھیں دیکھنے والی ہوں تو وہ دیکھے۔ کسی کے کان سننے والے ہوں تو وہ سنے کہ مکہ والوں نے کیا کہا۔ اور خدا نے اس کا کیا جواب دیا۔ مکہ والوں نے کہا تھا کہ تم ان کا بائیکاٹ کر دو۔ ان کے کھانے بند کر دو۔ یہ خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ مکہ والوں کے پاس کیا تھا۔ ایک

وادی غیر ذی زرع

جہاں نہ کھیتی باڑی ہوتی ہے نہ کھانے کے لئے چیزیں مہیا ہو سکتی ہیں۔ وہ باہر سے غلہ منگواتے اور کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ مکہ میں زیادہ جانور بھی نہیں رہ سکتے کیونکہ وہاں ان کے چارہ کے لئے کوئی گھاس نہیں۔ عرب کا گھوڑا بڑا مشہور ہے۔ لیکن مکہ میں چند گھوڑوں سے زیادہ نہیں رہتے جب ہم عرب کا گھوڑا کہتے ہیں تو اس سے مراد نجد کا گھوڑا ہوتا ہے۔ ورنہ مکہ گھوڑوں سے خالی ہے۔ صرف چند بڑے بڑے امراء کے پاس گھوڑے ہوتے ہیں۔ عام لوگ اپنے پاس گدھے رکھتے ہیں۔ کیونکہ گدھے معمولی خوراک پر بھی رکھے جا سکتے ہیں

بہرحال

مکہ والوں نے کہا۔ ہم اس کی روٹی بند کر دیں گے۔ یہ آپ ہی تباہ ہو جائے گا ہمارے رب نے ان کا کیا ہی لطیف جواب دیا۔ ہمارے رب نے کہا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روٹی کیا بند کرتے ہو ہم ہمیشہ تمہاری روٹی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمہ لگا دیتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر دنیا کے چاروں طرف سے حاجی مکہ مکرمہ میں نہ جائیں تو مکہ کے لوگ بھوکے مر جائیں ہر سال ہزاروں نہیں لاکھوں حاجی کروڑوں روپیہ خرچ کر کے وہاں جاتے اور اس طرح مکہ والوں کے لئے سامان معیشت بہم پہنچاتے ہیں۔ یہ کیسا شاندار اور رحم والا بدلہ ہے۔ جو خدا نے اپنے رسولؐ کے لئے لیا انہوں نے کہا تھا ہم اس کی روٹیاں بند کر دیں گے۔ خدا تعالےٰ نے کہا اب ہم قیامت تک تمہاری روٹیاں اس رسول کے طفیل دیتے ہیں۔

عام حالات

میں علاوہ عرب کے حاجیوں کے ہر سال چالیس پچاس ہزار حاجی باہر سے وہاں جاتے ہیں اور بعض دفعہ یہ تعداد دو

دو لاکھ تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ اور ہر ایک حاجی وہاں اوسطاً تین چار سو روپیہ سے لے کر دو دو چار چار ہزار روپیہ تک خرچ کرتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ان دنوں میں باہر سے جانے والے حاجی ڈیڑھ دو کروڑ سے لے کر پندرہ بیس کروڑ روپیہ تک علی قدر مراتب۔ اور مختلف سالوں کے لحاظ سے کہ کبھی حاجی کم آتے ہیں اور کبھی زیادہ۔ اور مختلف موسموں کے لحاظ سے کہ کبھی چیزیں مہنگی ہوتی ہیں اور کبھی سستی۔ وہاں خرچ کرتے ہیں۔ اگر اوسط تین چار کروڑ روپیہ بھی فرض کریں تو کم از کم چار کروڑ روپیہ ان دنوں میں وہاں جا پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کا بھی ٹیکس ہوتا ہے اور یہ ٹیکس ان ٹیکسوں کے علاوہ ہے۔ جو گورنمنٹ بالواسطہ وصول کرتی ہے۔ مثلاً وہاں کھانے پینے کی چیزوں پر بھی ٹیکس ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر دوکاندار کوئی چیز بیچے تو اُسے اپنی آمد کا ایک حصہ گورنمنٹ کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اگر حاجی وہاں نہ جائیں تو عرب حکومت چند سالوں میں ہی متزلزل ہو جائے۔ کیونکہ اس کی آمد کا بہت بڑا حصہ حاجیوں سے وابستہ ہوتا ہے۔

اب دیکھو

آج تیرہ سو سال گذرنے کے بعد جو نظارہ ہمیں نظر آ رہا ہے اور جو شان و شوکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمیں دکھائی دے رہی ہے اس کا اندازہ اور قیاس بھی پہلے لوگ کہاں کر سکتے تھے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی شخص میاں بیوی کو آپس میں ملتا دیکھے تو اس وقت وہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ عورت بانجھ ہوگی یا صاحب اولاد۔ مرد نامرد ہوگا یا اس کا کوئی بچہ ہوگا۔ پھر اگر بچہ پیدا ہوا تو وہ زندہ رہے گا یا نہیں۔ اگر زندہ رہے گا تو وہ علم والا ہوگا یا جاہل۔ اگر علم والا ہوگا تو وہ اپنے علم استعمال کرنے والا ہوگا یا نہیں۔ اگر علم کو استعمال کرنے والا ہوگا تو اسے کامیابی کے مواقع میسر آئیں گے یا نہیں۔ اگر

کامیابی کے مواقع

ایسے میسر آ گئے تو وہ ان مواقع سے فائدہ بھی اُٹھا سکے گا یا نہیں۔ اور اگر ان مواقع سے وہ فائدہ اٹھا سکا تو اسے ایسا ماحول بھی میسر آ سکے گا یا نہیں جس میں وہ پنپ سکے اور ترقی کر کے دوسروں کی نگاہ میں ایک ممتاز مقام حاصل کر سکے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایک وہ شخص ہوتا ہے جو ایک فاتح کو اس کی فتوحات کے زمانہ میں دیکھتا ہے۔ اس کی بلندی اور شان و شوکت کے زمانہ میں دیکھتا ہے۔ اس وقت وہ ان خیالات کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا جو اس کے ماں باپ کی شادی میں شامل ہونے والوں کے دلوں میں تھے۔ اور نہ اس کے ماں باپ کی شادی میں شامل ہونے والے اُن فتوحات کا قیاس کر سکتے تھے جو ان کے بیٹے کو حاصل ہونے والی تھیں اور یا پھر

اس کی مثال ایسی ہی ہے

جیسے کوئی شخص ایک درخت لگاتا ہو زمین پر آم کی گٹھلی بوتا ہے اس وقت اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اس درخت کی آئندہ کیا حالت ہوگی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ گٹھلی گل سڑ جاتی ہے اور اس سے کوئی درخت پیدا نہیں ہوتا۔ اور بسا اوقات اس سے ایک بہت بڑا درخت پیدا ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ تو اس کا پھل ایسا لذیذ نکل آتا ہے کہ لوگ دور دور سے اسے دیکھنے کے لئے آتے اور اس کا پھل منگوا کر استعمال کرتے ہیں۔ پھر وہ آہستہ آہستہ ساری دنیا میں مشہور ہو جاتا ہے۔ دور دور سے لوگ اس کا پیوند حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور اپنے اپنے علاقہ میں اس کا بیج لگانا شروع کر دیتے ہیں اور اس کے میٹھے اور لذیذ پھل کو کھا کر لطف حاصل کرتے ہیں مگر وہ جس نے اس درخت کو پہلی دفعہ لگایا وہ اس کا بیج بوتے وقت یا اس کی گٹھلی لگاتے وقت، ان لوگوں کے

خیالات کا اندازہ

نہیں کر سکتا۔ جنہوں نے اس کا لذیذ اور میٹھا پھل کھایا اور اس کے سایہ میں آرام حاصل کیا اور نہ اس کے ذہن کے کسی گوشہ میں یہ نظارہ آ سکتا ہے۔ کہ دور دور سے بیوپاری آتے ہیں اور اس کا پھل اپنے اپنے علاقوں میں لے جاتے ہیں یا کبھی وہ قیاس بھی کر سکتا ہے۔ کہ لوگ آئیں گے درخت کے مالک کی منتیں کریں گے اور کہیں گے ذرا ہمیں بھی اس کا پیوند لگا لینے دو۔ تاکہ ہم بھی اپنے علاقہ میں اس کا نمونہ قائم کر سکیں یہی حال

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ترقی

اور آپ کی عزت و عظمت کا ہے یعنی یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض نے بھی آپ کی ترقی کا وہ نقشہ نہیں دیکھا جو ہمیں نظر آ رہا ہے۔ اس لئے کہ ان کے زمانہ میں ابھی اسلامی طاقت کمزور تھی۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ اسلامی ترقی کے زمانہ میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فتوحات کا وہ نقشہ نظر نہیں آ سکتا تھا۔ جو آج اس تنزل کے زمانہ میں نظر آ رہا ہے۔ کیونکہ لوگ اس وقت سمجھتے تھے یہ ترقی کی ایک رَو ہے جو جاری ہو گئی ہے۔ ممکن ہے یہ رَو کچھ عرصہ کے بعد مٹ جائے اور ترقی جاتی رہے دنیا میں بڑے بڑے سیلاب آتے ہیں جو گاؤں کے گاؤں بہا کر لے جاتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد لوگ بالکل بھول جاتے ہیں کہ کبھی کوئی سیلاب بھی آیا تھا۔ لیکن اگر کوئی ایسا سیلاب آئے جو ملک کو ایسا برباد کر دے کہ اس کی نظیر پہلے کئی سو سال میں نہ ملتی ہو تو سینکڑوں سال تک لوگ اس کو یاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تباہی

بہت بڑی تباہی

تھی۔ اسی طرح درخت پھل دیتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ پھل دینے سے رہ جاتے ہیں کھیتیاں غلہ پیدا کرتی ہیں۔ مگر ایک عرصہ کے بعد ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض ایسے درخت بھی ہوتے ہیں جو سو سو دو دو سو سال تک پھل دیتے چلے جاتے ہیں۔ پیوندی آم ہوں تو پچاس ساٹھ سال تک پھل دیتے ہیں۔ اور اگر تخمی آم کے درخت ہوں تو وہ سو دو سو سال تک پھل دیتے ہیں لیکن اگر کوئی ایسا آم کا درخت ہو جو دو ہزار سال تک پھل دیتا چلا جائے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ کتنی دور دور سے لوگ اس کو دیکھنے کے لئے آئیں گے۔ اور اس کے پھل کو استعمال کر کے کیا لطف اٹھائیں گے اسی طرح

اسلامی ترقی

کے زمانہ میں لوگ کہہ سکتے تھے کہ طبعی طور پر یہ ایک رَو جاری ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ دعویٰ کیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور قیامت تک میرا زمانہ رہے گا۔ اسلئے لوگ آپ کو قبول کر رہے ہیں ضروری نہیں کہ یہ رَو ہمیشہ جاری رہے۔ پس بیشک اُن لوگوں نے بھی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان کے زمانہ کو دیکھا مگر حق یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان جو آج ہمیں نظر آ رہی ہے اس کا اندازہ اور قیاس بھی پہلے لوگ نہیں کر سکتے تھے۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ اس نظارہ میں اور موسےؑ کی فتوحات میں کوئی فرق ہے۔ مگر ہم آج تیرہ سو سال گذر جانے کے بعد اس عظمت کو سمجھ سکتے ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔ اس شان و شوکت کا اندازہ لگا سکتے ہیں جو خدا نے آپ کو عطا فرمائی اب سوائے اس کے کہ آپ کے خادموں اور غلاموں میں سے کوئی شخص دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہو اور کسی ماں کے بچے میں یہ طاقت نہیں کہ وہ کہہ سکے مجھے خدا نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ گردنیں جھک گئیں۔ زبانیں کٹ گئیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ اب کوئی شخص آپ کے مقابلہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا جو آئے گا وہ آپ کا خادم ہو کر آئے گا تابع ہو کر آئے گا شاگرد ہو کر آئے گا ظل ہو کر آئے گا۔ تیرہ سو سال اس دعوے پر گذر چکے مگر کوئی شخص اس دعوے کو غلط ثابت نہیں کر سکا اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ دنیا ختم ہو جائے گی زمانہ گذر جائے گا مگر کوئی شخص آپ کے بالمقابل کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

(الفضل ۶/۵)

درخواستِ دعا

مکرم سید صمصام الدین احمد صاحب مبلغ کنگنڈرہ پاڑہ اڈیشہ۔ بوجہ علالت ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ کا مدراس میں ورود مسعود

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس)

احباب جماعت یہ معلوم کر کے از حد مسرور تھے۔ کہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ مع اہل و عیال جنوبی ہند کے سفر پر ہیں۔ اور آپ مدراس بھی تشریف فرما ہوں گے۔ چنانچہ حسب پروگرام محترم صاحبزادہ صاحب مورخہ ۱۸ رمئی ۱۹۶۰ء کی صبح ساڑھے آٹھ بجے کوچین ایکسپریس کے ذریعہ مدراس تشریف لائے۔ احباب جماعت نے سنٹرل سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ چونکہ آپ کے ہمراہ آپ کی بیگم صاحبہ بھی تھیں۔ ان کے استقبال کے لئے بھی احمدی خواتین پہنچ گئی تھیں۔ مکرم صاحبزادہ کے ہمراہ اس سفر پر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل مبلغ سلسلہ بھی تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی مدراس میں یہ دوسری آمد ہے۔ آپ پہلی مرتبہ ۱۹۵۷ء میں تبلیغی دورہ پر تشریف لائے تھے

محترم صاحبزادہ صاحب کی رہائش کا انتظام مکرم جناب محمد رفیق صاحب کے ہاں کیا گیا تھا۔ اور چوہدری مبارک علی صاحب خاکسار کے پاس اسلامک سنٹر میں مقیم رہے۔ خواہش تو سب احباب کی تھی کہ صاحبزادہ صاحب کا قیام ان کے مکان پر ہو۔ مگر مہمانوں کی سہولت اور آرام کے پیش نظر تین رات ان کا قیام محمد رفیق صاحب کے ہاں رہا۔ اور ایک رات مکرم پروفیسر مولوی محمد صاحب صدر جماعت کے ہاں۔

محترم صاحبزادہ صاحب ۲۲ رمئی کی شام تک مدراس میں قیام پذیر رہے۔ اس دوران میں اُن کے اعزاز میں مکرم مرزا عزیز بیگ صاحب۔ محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔ مکرم پروفیسر مولوی محمد صاحب اور مکرم علی محی الدین صاحب نے دعوت طعام دی۔ اور ہر دعوت میں غیر احمدی معززین دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ اور صاحبزادہ صاحب سے اُن کا تعارف کروایا گیا۔ آخری دن ۲۲ رمئی کی دوپہر کو جماعت کی طرف سے اسلامک سنٹر میں محترم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی۔ جس میں قریباً سب احمدی دوست شریک ہوئے اور ایک پُر لطف سماں رہا۔

خطبہ جمعہ مورخہ ۲۰ رمئی کو نماز جمعہ اسلامک سنٹر میں ہوئی خطبہ جمعہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا جس میں پیرایہ میں احباب جماعت کو نیک عملی نمونہ پیش کرنے کی نصیحت فرمائی۔ خطبہ تو مختصر تھا مگر جامع اور حقائق پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالےٰ احباب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

لجنہ اماء اللہ مدراس کی طرف سے سپاسنامہ چونکہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب پہلی مرتبہ تشریف لائی تھیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہند کی صدر ہیں۔ اس لئے مقامی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۲۰ رمئی ۵ بجے شام اسلامک سنٹر میں محترمہ بیگم صاحبہ کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوئی اس موقعہ پر محترمہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اور بطور یادگار ایک تحفہ بھی۔ محترمہ بیگم صاحبہ نے اس مجلس میں ناصرات الاحمدیہ کی ان بچیوں کو انعامات بھی تقسیم کئے جو "اسلام کی دوسری کتاب" کے امتحان میں کامیاب ہوئی تھیں۔

چونکہ صاحبزادہ صاحب موصوف دوران قیام میں زیادہ عرصہ محترم محمد رفیق صاحب کے مکان پر ہی مقیم رہے۔ اس لئے جناب محمد رفیق صاحب کو اُن کی خدمت کا کافی موقعہ ملا اور انہوں نے معزز مہمانوں کو ہر ممکن آرام پہنچایا۔ اور اسی طرح جناب علی محی الدین صاحب نے اپنی موٹر صاحبزادہ صاحب کی آمد و رفت کے لئے ان دنوں وقف کر دی تھی۔ اور بعض اوقات خود بھی ڈرائیو کرتے ان کی خدمت بھی قابل قدر ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالےٰ ان بھائیوں کے کاروبار اور اہل و عیال میں برکت دے۔ اور دینی و دنیاوی نعماء عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

الوداع یہ خوشی کے چند دن گذرتے ہوئے معلوم نہ ہوئے سب دوست شاداں و فرحاں تھے۔ کیونکہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا موجود ہے۔ اور یہ خاندان مسیح پاک علیہ السلام کا وہ بابرکت وجود ہے۔ جس کو ہمیشہ ہندوستان میں تبلیغ اسلام و احمدیت کا زبردست جذبہ بھی ہے ہر مخلص احمدی اُن سے بار بار مل کر اور خدمت کی سعادت حاصل کر کے خوشی اور مسرت اور ایمانی سرور پاتا تھا۔ آخر ۲۲ رمئی کی شام آپہنچی اور حسب پروگرام صاحبزادہ صاحب موصوف حیدرآباد دکن کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ احباب جماعت مرد و زن اُن کو الوداع کہنے کے لئے سنٹرل اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ حیدرآباد ایکسپریس کی روانگی سے چند منٹ قبل صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر دوستوں کو مصافحہ و معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ پھر گاڑی میں سوار ہو گئے۔ ساڑھے پانچ بجے گاڑی حرکت میں آئی۔ اور احباب نے محبت و غم کے ملے جلے جذبات سے آپ کو الوداع کہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب آپ کے اہل و عیال کا اس سفر میں حافظ و ناصر ہو اور ہر شر سے آپ کو محفوظ و مصئون رکھے۔ آپ کا یہ سفر ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب ہو۔ آمین۔

یہ قیامت خیز زلزلے اور ہولناک آسمانی آفتیں

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہو گا۔ یہ خیال مت کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ خدا کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

کاش کہ دنیا اس بروقت انذار سے فائدہ اٹھاتی اور اصلاح اعمال کی طرف متوجہ ہوتی۔ تا آنے والی تباہیوں اور بربادیوں سے بچی رہتی۔

فَہَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ!!

"خلافت تتمہ رسالت کا ہے"

از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

محترم قاضی صاحب کی یہ نظم مورخہ ۲۷؍مئی کو ربوہ میں جلسہ یوم خلافت کی مبارک تقریب پر سنائی گئی۔

۱ مئی کی ستائیس جب چھا گئی
تو یوم الخلافت کی یاد آ گئی

۲ اُٹھا سر سے سایہ جو یوم الوصال
تو پھر آ گیا آج نُورِ جمال!

۳ منوّر ہوئی سر زمینِ نشاط
ہُوا پھر سے قائم وہی ارتباط

۴ خلافت تتمہ رسالت کا ہے
یہ حَبْلٌ مِّنَ اللّٰہ مودّت کا ہے

۵ نیابت یہ اسلام والوں کی ہے
امامت یہ سب گوروں کالوں کی ہے

۶ اسی سے جماعت کی تنظیم ہے
یہی موجبِ عزّت و تکریم ہے

۷ اسی سے شریعت کا ہوگا نفاذ
یہی مومنوں کا ہے ملجا و ملاذ!

۸ یہ جب تک رہے ہم میں ایمان ہے
یہی باعثِ علم و عرفان ہے

۹ یہ اسلامی گھر کا ہے حصنِ حصین
اسی میں مسلمان ہوں جا گزیں

۱۰ ترقی جو جسمانی روحانی ہے
اسی کے ذریعے سے مِل جاتی ہے

۱۱ رہو اس کے دامن سے وابستہ سب
نہ پاؤ گے پھر کوئی رنج و تعب

۱۲ ہمیں تجربہ خوب اس کا ہُوا
خُدا نے بڑا فضل ہم پر کیا

۱۳ کہ اجماع پہلا اسی پر کیا
یہی حُکم صدر انجمن نے دیا

۱۴ کہ حسبِ "وصیّت" ہے فرضِ اولیں
مسیح محمد کا ہو جانشیں

۱۵ کہ نُورِی خلافت کی بیعت کریں
بَہ دل سے اس کی اطاعت کریں

۱۶- اِطاعت سے ہر طرح نعمت ملے
کہ جتنا جھکیں اُتنی رِفعت ملے

۱۷- ازاں بعد وہ یوم مسعود ہے!
کہ موعود مصلح - یہ محمود ہے

۱۸- خبر جس کی ختم الرُسل نے بھی دی
مسیح محمد نے تصدیق کی

۱۹- ہُوا شہرہ اس نام کا چارسُو
ہُوا غلبہ اسلام کا چارسُو

۲۰- بجا لائیں سب مِل کے شکرِ خُدا
اِلٰہ آنکھوں سے دیکھا ہے کل ماجرا

۲۱- جو فرمایا حق نے وہ پورا کیا
جو مانگا تھا ہم نے وہ سب کچھ دیا

۲۲- الٰہی یہ نعمت رہے دائما
مثلّث کا ہو زاویہ قائما

۲۳- ہماری جو اولاد و احفاد ہو
وہ پابندِ عہدِ نبی زاد ہو

۲۴- یہ ابنائے فارس کو توفیق دے
آئمّہ ہوں اسلامی توثیق کے

۲۵- اِلٰہی ترا بندہ کہتریں
ہے اکمل دعا گوئے اظہار دیں

۲۶- یہ ربّانی ربوہ کے بڑھتے رہیں
سمائے ترقی پہ چڑھتے رہیں

۲۷- دعاہائے قدسی سے ہوں فیضیاب
اِلَی اللّٰہِ مَرْجَعٌ وَّحُسْنُ الْمَآب

تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۲/۶ صفحہ پر ایک اعلان "منسوخی وصایا" کے عنوان سے شائع ہُوا ہے۔ اس میں پہلا نام غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام اس طرح ہے:-
۱۔ مریم خاتون صاحبہ کیا گجپور وصیہ نمبر ۵۶۷۵ (ان کی درخواست پر)
احباب درستی کر لیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

ہماری معاشرت کے دو پہلو

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

نوٹ:- کسی کی معاشرت پر تنقید ایک نازک ذمہ داری ہے اور اس کا تجزیہ بعض اوقات خشک و سنجیدہ ادب میں ناپسند کیا جاتا ہے۔ میں نے حتی الامکان اس سے گریز کی کوشش کی ہے۔ لیکن پھر بھی کہیں کہیں اس کا تجزیہ کرنا ہی پڑا۔ اسے میری مجبوری سمجھئے

(سمیع اللہ)

ممتحن:- کیا تم بتا سکتے ہو کہ دنیا میں لڑکوں کی شرح پیدائش زیادہ ہے یا لڑکیوں کی؟

طالبعلم:- جناب! ایک دو ممالک کو چھوڑ کر باقی ساری دنیا میں لڑکیوں کی شرح پیدائش لڑکوں سے زیادہ ہے

ممتحن:- کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ دنیا میں شرح اموات عورتوں کی زیادہ ہے یا مردوں کی

طالبعلم:- جناب! دنیا میں شرح اموات عورتوں سے زیادہ مردوں کی ہے یو۔این۔او نے ابھی پیدائش و موت کے متعلق جو اپنی رپورٹ شائع کی ہے وہ یہی ہے

ممتحن:- بظاہر عورتیں مردوں سے کمزور ہوتی ہیں۔ پھر ان کی شرح اموات کم ہونے کی وجہ؟

طالبعلم:- جناب! اس کے دو قابل ذکر اسباب ہیں۔ ایک تو عورت کی ماہواری اور پھر زچگی مضر صحت جراثیم کو جسم سے خارج کرتی رہتی ہیں۔

دوسرے ان کی رقت قلب۔ جب انہیں کوئی صدمہ پہنچتا ہے تو عموماً عورتیں صبر و ضبط کرنے کی بجائے رو دھو کر اپنا دل ہلکا کر لیتی ہیں۔ اس طرح غم و فکر کا حصہ ان کی صحت پر برا اثر نہیں ڈال سکتا۔ لیکن مرد اس خصائص سے محروم ہے۔

ممتحن:- کیا تم کو کسی ایسے حادثہ یا آفت ناگہانی کا علم ہے جو عورتوں سے زیادہ مردوں کو پیغام موت دیتی ہے

طالبعلم:- جناب! جتنے وبائی امراض یا حوادث ہیں جیسے ہیضہ۔ طاعون انفلوائنزا یا قحط زلزلہ وغیرہ اس کے تو مرد اور عورتیں برابر شکار ہوتی ہیں۔ البتہ جنگ ایک ایسا حادثہ ہے [illegible]

البتہ جنگ ایک ایسا حادثہ ہے جس کے شکار مرد زیادہ ہوتے ہیں اور عورتیں بہت کم

ممتحن:- دوسری جنگ عظیم کے بعد جرمنی۔ انگلستان۔ فرانس اور اٹلی وغیرہ میں مردوں اور عورتوں کی کیا اوسط رہی

طالبعلم:- معین طور پر تو نہیں بتا سکتا۔ البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ عورتوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی۔ اور حکومت کے لئے ان کے معاشی اور جنسی مسائل حل کرنا دشوار ہو گیا۔ مختلف اسکیمیں بنائی گئیں۔ کچھ عورتیں دوسرے ممالک کو بھیجی گئیں۔ ان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے کلب اور سنٹر کھولے گئے۔ مگر یہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا

ممتحن:- ایک دوسرے طالب علم سے۔ کیا تم اس مسئلہ کا کوئی حل نکال سکتے ہو؟

طالبعلم:- میرا خیال ہے کہ جب قوم پر یہ گھڑی آ جائے تو عورتوں کو قوم پر اقتصادی بار بننے کی بجائے محنت و مزدوری کے میدان میں آ جانا چاہیے۔ آفس۔ مل۔ کان۔ ہر جگہ مردوں کے دوش بدوش کام کرنا چاہیئے۔

ممتحن:- تجویز تو بہت اچھی ہے۔ وہ تو آپ کا اقتصادی بوجھ ہلکا کرنے کے لئے محنت مزدوری کریں۔ مگر آپ ان کی جنسی بھوک بجھانے کے لئے کیا کریں گے۔

ایک دوسرا طالبعلم:- جناب! ہماری گورنمنٹ تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے ماتحت دہلی میں کنواری ماؤں کا ایک سنٹر کھول رہی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی آپ کا سوال باقی رہتا ہے

ممتحن:- باقی رہتا ہے۔ کیونکہ دنیا کے سماج میں یہ مائیں بالکل لاوارث ہوں گی۔ یہ مرکز ایسا ہی ہو گا۔ جیسے یتیم خانہ۔ ودھوا آشرم۔ بیگداگروں کا سنٹر۔ وغیرہ۔ مگر کیا وہ عورت جو تمہاری ماں بنتی ہے تمہارے سماج میں اس کا یہی رتبہ ہے؟

لڑکے ندامت سے سر جھکا لیتے ہیں

ممتحن:- اچھا یہ بتاؤ تم کو دنیا میں عورتوں کی کتنی قسمیں نظر آتی ہیں۔

طالبعلم:- جناب! دنیا میں عورتوں کی دو قسمیں نظر آتی ہیں۔ منکوحہ اور غیر منکوحہ

ممتحن:- اچھا ذرا ان دونوں کی تعریف کرو۔

طالبعلم:- منکوحہ اس عورت کو کہتے ہیں جس سے سلسلہ توالد و تناسل جاری رکھنے کے لئے مرد ایک مقدس میثاق باندھتا ہے۔ جس کو عرف عام میں نکاح کہتے ہیں اور جس کے ماتحت دونوں کے ایک دوسرے پر کچھ حقوق و فرائض عائد ہوتے ہیں۔

اور غیر منکوحہ عورت وہ ہے جو ان حقوق سے محروم ہے۔ مرد اس سے جنسی تعلق قائم کر لیتے ہیں۔ مگر کوئی میثاق نہیں باندھتے۔ اور عورت بھی جنسی بھوک بجھا لیتی ہے مگر حتی الامکان وہ ماں بننے سے پرہیز کرتی ہے۔ اور اگر وہ ماں بن بھی جائے تو ان کے بچے قوم کے بچے کہلاتے ہیں یا ویلفیئر کے بچے وغیرہ۔

ممتحن:- تمہارے خاندان اور سماج کی تعمیر منکوحہ عورتوں سے ہوتی ہے یا غیر منکوحہ سے

طالبعلم:- ہمارے خاندان یا سماج کی مکمل تعمیر منکوحہ عورتوں سے ہی ہوتی ہے جس کو داد ہالی اور نانہالی رشتوں والا خاندان یا سماج کہتے ہیں۔ غیر منکوحہ عورتوں سے جس سماج کی تعمیر ہو گی وہ ناقص ہو گی یعنی اس میں نانہالی رشتے تو ہوں گے داد ہالی رشتے نہیں ہوں گے۔

ممتحن:- کیا تمہیں کہیں تاریخ میں ایسے دور کا پتہ لگتا ہے۔

طالبعلم:- ماہرین علم الاقوام کہتے ہیں کہ انسان نے دور وحشت میں اسی سماج کی بنیاد ڈالی تھی۔ یہ مادری حقوق کا زمانہ کہلاتا ہے۔ مگر ترانہ غیرت یا انسان کے ترقی یافتہ شعور نے اس سماج کو برداشت نہیں کیا۔

ممتحن:- اچھا تم تاریخ میں جتنی بڑی بڑی تہذیبوں کے نام پڑھتے ہو۔ جیسے مصری تہذیب۔ یونانی تہذیب۔ ہندوستانی و چینی تہذیب یا اسلامی تہذیب۔ کیا ان میں سے کسی ایک تہذیب کی بنیاد بھی مادری حقوق والے سماج نے ڈالی۔

طالب علم:- تاریخ سے تو ایسا پتہ نہیں چلتا۔ پروفیسر صاحب! میں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ اس جگہ میری مراد مادری حقوق سے وہ سماج ہے جس میں کوئی عورت کسی کی منکوحہ نہیں ہوتی بلکہ جہاں ہر مرد آزاد ہوتا ہے کہ وہ جب اور جس عورت سے چاہے جنسی خواہش پوری کر لے۔ اور قوم اسے معیوب اور برا خلاق نہ سمجھے۔ اس لئے اسے غیر منکوحہ عورتوں والا سماج کہنا بجا ہو گا

ممتحن:- اچھا اب تمہیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ جب دنیا میں لڑکیوں کی شرح پیدائش زیادہ ہے۔ اور شرح اموات کم۔ پھر قوم پر جنگ کی مصیبت بھی آیا کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں مرد کم ہو جاتے ہیں۔ اور عورتیں زیادہ دوسری طرف غیر منکوحہ عورتوں کے ذریعہ مکمل سماج کی تعمیر بھی نہیں ہو سکتی۔ اور وہ سماج میں ہیٹی اور غیر ضروری بھی سمجھی جاتی ہیں۔ اس صورت میں انجمن تحفظ حقوق نسواں کے کیا فرائض ہیں؟

طالبعلم:- اس کا فرض ہے کہ وہ ہر عورت کے لئے شوہر مہیا کرے

ممتحن:- مگر تم کہہ چکے ہو کہ عورتوں کی تعداد زیادہ اور مردوں کی تعداد کم ہے پھر ہر عورت کو ایک شوہر کیسے مل سکتا ہے۔

ایک دوسرا طالبعلم:- یہ تو بڑا مشکل سوال ہے۔

تیسرا طالبعلم:- عورتوں کو اس بات کی تلقین کرنی چاہیئے کہ چند عورتیں مل کر اپنے لئے ایک شوہر کا انتخاب کریں۔ اسی طرح مردوں کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہیئے کہ وہ چند عورتوں کا بار کفالت اٹھانے پر تیار ہوں۔

چوتھا طالبعلم:- غالباً میرے دوست کا منشا یہ ہے کہ دنیا میں تعدد ازدواج یا کثرت زوجگی کو رواج دینا چاہیے تو پھر تو یہ اس سے زیادہ گھناؤنی بات کیا ہو گی۔

ممتحن:- اگر تعدد ازدواج گھناؤنا رواج ہے تو پھر تم کو اس مشکل کا کوئی دوسرا حل پیش کرنا چاہیئے۔

ممتحن:- اچھا میں تمہیں ایک پتے کی بات بتاتا ہوں۔ دیکھو مسئلہ تعدد ازدواج ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اگر یہ مسئلہ تم اونچی سوسائٹی میں پیش کرو گے۔ جو ہر طرح خوشحال و آسودہ معاش ہیں۔ جن کی عورتیں ایئر کنڈیشن روم میں بیٹھتی ہیں۔ بڑی بڑی کلبوں میں شریک ہوتی ہیں۔ اور جن کے دروازے پر دو تین گاڑیاں اعلیٰ نسل کی پرورش پاتے ہیں۔ اس سوسائٹی میں یہ مسئلہ نہایت قابل نفرت سمجھا جائے گا۔ وہ یہ سنتے ہی تحفظ حقوق نسواں کا مطالبہ پیش کریں گے۔ ان کی مراد اس جملہ سے صرف یہ ہوتی ہے کہ ہم بڑی سوسائٹی کی عورتوں کے حقوق کی حفاظت ہونی چاہیئے۔ لیکن ہمیں گھر میں بہت سی خادمائیں ہوں گی جن کا کوئی شوہر نہیں ہو گا۔ مگر تحفظ حقوق نسواں کا مطالبہ کبھی ان کے نزدیک [illegible] ہے کہ ان خدمت گزاروں کا بھی شوہر ہونا چاہیئے۔ وہ تصویر کا صرف ایک رخ دیکھتی ہیں۔

طالبعلم:- میرے دوست [illegible] کرنے کا ناقرار [illegible] اگر [illegible] نوبت یہ [illegible]

یہی رواج نظر آتا ہے

ممتحن ۔ تم اپنا مفہوم ذرا واضح طور پر بیان کرو۔

طالب علم ۔ جناب! جن سوسائیٹیوں میں تعدد ازدواج مکروہ سمجھا جاتا ہے اور یک زوجگی پر زور دیا جاتا ہے۔ اس سوسائیٹی کا اخلاقی تصور بہت ڈھیلا ڈھالا ہے۔ یہاں ایک مرد اپنی منکوحہ بیوی کے سامنے غیر عورت سے بغلگیر ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ سیر و تفریح کر سکتا ہے۔ نائٹ کلب میں جا سکتا ہے۔ اور خلوت میں بیٹھ سکتا ہے۔ اور عملاً دن رات یہی ہوتا ہے۔ جن سوسائیٹیوں میں تعدد ازدواج ممنوع ہے۔ وہاں مردوں نے دل بہلانے کے بہت سے راستے نکال رکھے ہیں۔

لیکن سوچنا چاہئے کہ جس سوسائیٹی کا اخلاقی تصور یہ ہو کہ مرد پرائی عورت کو دیکھ نہیں سکتا۔ جہاں راہگیر کی نظریں نیچی رکھنے کا حکم ہو۔ جہاں دلچسپی کے عام مروجہ ذرائع بھی ممنوع ہوں۔ جیسے ناٹک ناچ۔ سینما وغیرہ کیا اس سوسائیٹی میں بھی تعدد ازدواج معیوب سمجھا جائے گا؟ یا اپنے اس مخصوص اخلاقی تصور پر عمل کرنے کے لئے ان کو تعدد ازدواج سے مدد لینی پڑے گی۔

ممتحن ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے تعدد ازدواج کے جواز کی ایک اور وجہ دریافت کی۔ یعنی عورتوں کی کثرت کے علاوہ بعض اقوام کا اخلاقی تصور بھی تعدد ازدواج کی ضرورت کا قائل ہے۔

طالب علم ۔ کیا تعدد ازدواج پر عمل کرنے کے بعد گھر کا سکھ باقی رہ سکتا ہے

ممتحن ۔ تم تاریخ پر نظر ڈالو تو معلوم ہوگا کہ جن لوگوں میں تعدد ازدواج کا رواج تھا۔ ان کی گھریلو زندگی ہم لوگوں سے زیادہ خوشگوار تھی۔

تمہارے سامنے یورپ کی مثال موجود ہے۔ وہاں یک زوجگی پر بڑی سختی سے عمل ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ گھر گھر میں ڈانس کی مجلس لگتی ہے۔ جگہ جگہ کلب کھولے جاتے ہیں۔ جہاں اپنے پرائے سب مل جل کر ناچتے ہیں اور پیتے پلاتے ہیں۔ ان لوگوں نے یک زوجگی کی گھٹن سے ہی بچنے کے لئے عورتوں کو بے پردہ کیا۔ اور عریانیت کی تائید کی۔ مگر ان تمام کوششوں کے باوجود بہر چند سالوں کے بعد میاں بیوی کا تبادلہ ہوا کرتا ہے طلاق و خلع کا نتیجہ چھا رہا ہے

اور مردوں کی زندگی اتنی تلخ ہے کہ ابھی لنڈن کے ایک مشہور ڈاکٹر نے عورتوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر تم مردوں کو عمر طبعی کی نوازش ہو تو ان کے دل کو زیادہ صدمہ مت پہنچاؤ۔

اب اس کے مقابل پر تم ان لوگوں کو دیکھو جن کے ہاں ایک سے زیادہ شادی کرنے کا رواج ہے۔ ان کی زندگی میں کبھی ایسی تلخی نہیں پائی گئی

طالب علم ۔ کیا چند عورتیں سوتن بنکے بھی خوشگوار زندگی گزار سکتی ہیں؟

ممتحن ۔ بے شک گزار سکتی ہیں۔ اور ماضی میں تو اکثر ہمارے ایک خاندان کی تعمیر چند عورتیں مل جل کر کیا کرتی تھیں۔ آج تم کو ہر قدیم اور مقدس خاندان میں بیک وقت چند عورتوں کا خون نظر آئے گا۔ حتی کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تمام نامور خاندانوں کی تعمیر اسی طرح ہوئی ہے۔

طالب علم ۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ سوتن والے گھر میں جھگڑے زیادہ ہوتے ہیں۔

ممتحن ۔ وہ کون سا گھر ہے۔ جہاں جھگڑا نہیں ہوتا۔ فرق صرف یہ ہے کہ ایک میاں بیوی والے گھر میں صبح و شام جھگڑے ہوتے ہیں مگر لوگ اسے جھگڑا نہیں سمجھتے آج یورپ میں طلاق و خلع کی گرم بازاری ہے پھر بھی لوگ اسے معیوب نہیں سمجھتے۔

اس کے برعکس اگر خدانخواستہ دو سوتن سال میں ایک دو بار بھی جھگڑ پڑیں تو سارے محلہ میں شور ہو جاتا ہے۔ اور تعدد ازدواج پر تنقید شروع ہو جاتی ہے

طالب علم ۔ جناب یہ تو آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔ ہم لوگوں نے بارہا اپنے ماں باپ کو لڑتے دیکھا۔ مگر کبھی یہ خیال بھی نہیں گیا کہ یہ کوئی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور اگر سوتن کا جھگڑا ہوتا تو سارے محلے میں شور پڑ جاتا۔

ممتحن ۔ دراصل یہ ہمارے سماج کی غلط تربیت کا نتیجہ ہے۔

طالب علم ۔ اچھا براہ کرم یہ بتائیے کہ کیا عورتیں سوتن پسند کر سکتی ہیں۔

ممتحن ۔ یہ صحیح ہے کہ عورت کو سوت طبعاً ناپسند ہوتی ہے مگر اس وقت سوت کا لفظ سنکر عورت کے جذبات کو جو تکلیف ہوتی ہے۔ اس میں ہماری غلط [illegible] کا بڑا دخل ہے۔ آج اگر کوئی عورت سوت پر ہنسی

جائے تو ہر طرف اس کی تحقیر ہوتی ہے۔ لعنت ملامت کی جاتی ہے۔ بعد ایک خوفناک مستقبل سے اس کو ڈرایا جاتا ہے۔ اگر ہمارا رویہ اس کے برعکس ہو۔ اور ہم ایسی عورت کی تحقیر کی بجائے تعظیم کریں۔ اور ان پر لعنت وملامت بھیجنے کی بجائے ان کی تعریف توصیف کریں۔ اور اس کو ایک خوشگوار مستقبل کا راستہ بتائیں تو سوت کی تلخی میں بہت کمی آجائے گی۔

طالب علم ۔ کیا آپ اس امر پر روشنی ڈالیں گے کہ تعدد ازدواج کے خلاف انتشار و پروپیگنڈا کب سے شروع ہوا۔

ممتحن ۔ جب سے عیسائیت دنیا میں برسر اقتدار آئی۔ عہد وسطیٰ میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان زبردست تصادم رہا ہے عیسائیوں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے چند مسائل کا انتخاب کیا۔ انہیں میں ایک مسئلہ تعدد ازدواج کا بھی ہے۔ جس کا اسلام قائل ہے

طالب علم ۔ کیا اسلام کے خلاف یہ پروپیگنڈا کرتے وقت عیسائیوں نے اپنے بزرگوں کو یاد نہیں کیا۔ ان کے اکثر آباؤ اجداد تعدد ازدواج پر عمل پیرا تھے جیسے داؤد، سلیمان وغیرہ۔

ممتحن ۔ معلوم تو یہی ہوتا ہے کہ انہیں اپنے آباؤ اجداد کی سنت یاد نہیں رہی۔

ایک طالب علم ۔ آپ تعدد ازدواج کے بڑے حامی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر یہ فرمایئے کہ آج ہند و پاک اور مصر و شام میں تعدد ازدواج پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ یہ کیسی ہیں؟

ممتحن ۔ اگر کوئی نیک نیتی سے اس قسم کی اصلاحات نافذ کرنا چاہے تو ہم اس کے مخالف نہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ان اصلاحات کا کیا نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ تمہیں معلوم ہوگا کہ ہندو کوڈ بل کے ماتحت ہندوؤں کو ایک بیوی کی زندگی میں اسکی مرضی کے بغیر دوسری شادی کرنے سے روک دیا گیا ہے یہ اس حکم کے نفاذ کے وقت حکومت نے یہ سمجھا ہو کہ ملک میں عورتوں کی بڑی حق تلفی ہو رہی ہے اس کی تلافی کرنی چاہئے۔ مگر مسٹر چوہان وزیر اعلیٰ بمبئی نے اسمبلی میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس قانون کے نفاذ کے بعد عورتوں کی طرف سے فسخ کی اتنی درخواستیں آئی ہیں جو

مردوں کی درخواستہائے طلاق سے دوگنی ہیں۔ پھر گجرات ویلفیر ایسوسی ایشن کی رپورٹ ہے کہ صوبہ گجرات میں دو عورتیں روزانہ خودکشی کرتی ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی گجراتی عورتوں کی خودکشی پر پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دوسرا پہلو بھی دیکھئے کہ بعض مرد جو دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں اور بیوی اجازت نہیں دیتی تو انہوں نے زندہ بیوی سے نجات پانے کے لئے مجرمانہ طریقے اختیار کئے۔ کسی نے زہر دیا۔ کسی نے مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ آئے دن اس قسم کے مقدمے عدالت میں آتے رہتے ہیں۔ یہ ہماری اصلاحات کا نتیجہ ہے۔

طالب علم ۔ ابھی پاکستان مصر و شام میں بھی عائلی کمیشن کی رپورٹ کا نفاذ ہوا ہے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

ممتحن ۔ میں یہ کہہ چکا کہ تو حق ترقی اور اصلاحات کا مخالف نہیں۔ لیکن رپورٹ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں خواتین اسلام سے زیادہ مغربی عورتوں کو خلع حاصل کرنے میں بہت سی سہولتیں دی گئی ہیں۔ اور مرد اگر طلاق دینا چاہے تو اس پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ اور یہ قرآنی منشاء کے خلاف ہے۔

اسی طرح اس کمیشن کی یہ رپورٹ بھی غیر اسلامی ہے کہ مرد اگر دوسری شادی کرنی چاہے تو اس کے سامنے اتنی قانونی شرائط رکھی گئی ہیں کہ عملاً وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ حالانکہ وہ ممالک جو جمہوریت کے مدعی ہیں۔ ان کے لئے یہ قوانین باعث ننگ ہیں جمہوریت میں فرد کی آزادی پر زور دیا جاتا ہے [illegible] ۔ لیکن ان رپورٹوں میں فرد کی آزادی سلب کر لی گئی ہے۔ اور اس کے ذاتی معاملات میں نا روا مداخلت کی گئی ہے۔ اسی بنا پر ابھی آچاریہ ونوبا بھاوے نے بھی خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اور اگر ہم قرآن مجید پر غور کریں تو وہ بھی ان کمیشنوں کی رپورٹ کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔

(باقی)

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے تربیتی جلسے

(از مکرم شیخ عبید اللہ صاحب مبلغ سرینگر)

رشی نگر ۱۲ر مئی بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب بی۔اے ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد پہلے نمبر پر خاکسار کی تقریر ہوئی۔ جس میں خاکسار نے احباب جماعت کو آیات قرآنی کی روشنی میں غور و فکر کی طرف توجہ دلائی اور نیک اعمال بجا لانے کی ترغیب دی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدائی وعدوں کے پورا ہونے اور احمدیت کی ترقی میں احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ حصہ دار بننے کی تحریک کی۔ دوسری تقریر میں ملک عبدالکریم صاحب نے حضرت [illegible] ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کی تحریک کی۔ اور حضور کے عہد خوشتر کے بعض کارنامے بیان کئے۔ تیسری تقریر صاحب صدر کی ہوئی جس میں موصوف نے آیت کریمہ من یطع اللہ والرسول کی لطیف تفسیر بیان کی۔ اسلامی تاریخ کے بعض واقعات بیان کر کے کامل اطاعت گذاری کا طریق اختیار کرنے اور نظام جماعت کی پابندی کی تلقین کی۔ صاحب صدر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اُس مخصوص تعلیم پر بھی روشنی ڈالی۔ جو حکومت وقت کی فرمانبرداری کے متعلق شائع و متعارف ہے اور بتایا کہ خدا کے فضل سے اس وقت ہماری جماعت ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس اعلیٰ تعلیم کے پیش نظر کسی جگہ کے بسنے والے احمدی کو کوئی دِقت پیش نہیں آتی۔ کیونکہ ہر جگہ کا باشندہ اپنی حکومت کا پورا اطاعت گذار ہے۔ آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک فرض ہے کہ اپنی گورنمنٹ کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ آخر میں مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب مبلغ سلسلہ نے بھی حکومت وقت کی اطاعت کے موضوع پر احادیث کی روشنی میں تقریر کی۔

اس طرح یہ پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر مکرم صدر جماعت رشی نگر نے مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۳ر مئی کو مسجد احمدیہ رشی نگر میں خاکسار کی صدارت میں دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جناب مولانا عبدالواحد صاحب نے امام الزمان کی کامل اطاعت کے موضوع پر برجستہ تقریر فرمائی۔ اور احباب جماعت کو ذکر الٰہی استغفار اور نظام سلسلہ کی پابندی دعاؤں کی طرف زیادہ متوجہ رہنے کی تلقین کی۔ دوسری تقریر مولوی غلام احمد شاہ صاحب مبلغ سلسلہ نے کی آپ نے آیت کریمہ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد کی تشریح کی۔ اور احباب جماعت کو اپنی غفلتوں کے ترک کرنے اور جمود کو دور کرنے کی تاکید کی۔ اس طرح خاکسار کی صدارتی تقریر اور مکرم مولانا عبدالواحد صاحب کی اقتداء میں ایک لمبی اجتماعی دعا کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

اس کے بعد مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں بعض اصلاحی امور کی طرف زیادہ توجہ دینے کی قراردادیں منظور کی گئیں۔

تیسرا اجلاس

ہمارا تیسرا تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا عبدالواحد صاحب فاضل بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ رشی نگر اسی روز شام کو منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم جناب ماسٹر غلام نبی صاحب موصوف نے کی۔ اور نظم عزیزہ عبدالرحیم نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم جناب بابو غلام رسول صاحب ممبر مجلس عاملہ صوبہ کشمیر نے کی آپ نے فرمایا اس وقت دنیا میں چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے لیکن اس اندھیرے میں خدا تعالےٰ کا نور نازل ہوا۔ خدا تعالےٰ کا شیر اس مایوسی کے وقت میں ہمیں امید دلا کر کہنے لگا کہ

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سعید روحیں دوڑتی ہوئی آئیں۔ اور اس نہر خوشگوار سے پانی پیا۔ اور روحانیت کی پیاس بجھائی۔ اور اپنی منزل کو طے کرنے کے لئے قدم اٹھایا اور بہت آگے چلے گئے آپ نے فرمایا۔ جو لوگ ابھی اندھیرے میں ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں عنقریب سمجھ جائیں گے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم نے بھی اس نہر سے پانی پیا ہے۔ اور اس نور کو پایا ہے۔ پس ہمارا کام منجمد جانے کا نہیں بلکہ بہت جلد جلد قدم اٹھاتا ہے اور منزل مقصود تک پہنچنا ہے۔ آپ نے جماعت سے ان باتوں کے متعلق ببانگ بلند عہد لیا اور سب احباب نے ببانگ بلند اقرار کیا۔ اور عہد دہرایا۔ یہ کہ ہم ہمیشہ سچ بولیں گے۔ یہ کہ ہم نمازوں کے پابند رہیں گے یہ کہ ہم چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گے یہ کہ ہم تربیت اولاد میں سر توڑ کوشش کریں گے آپ نے فرمایا کہ ہم نے عملی رنگ میں احمدیت کو پھیلانا ہے اور دنیا کو نمونہ دکھانا ہے۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ بچوں کی تربیت دیکھ کر میں بہت خوش ہوا ہوں۔ پچھلی دفعہ میں نے کئی پورہ میں احباب سے وعدہ لیا تو اس کا نتیجہ کسی قدر اچھا نکلا ہے۔ اور اب کے میں نے جو عہد لیا ہے۔ آپ لوگوں نے ۱۳ر مئی کو یاد رکھنا ہے۔ کہ مجلس عاملہ کے سامنے عہد دہرایا ہے۔ پس آئندہ اس کا خیال رکھا جائے کیونکہ ہم نے اب عملی رنگ میں میدان تبلیغ میں قدم بڑھانا ہے۔ اسی طرح آپ نے بڑے مؤثر اور دلنشیں پیرایہ میں احباب کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

دوسری تقریر مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب بانڈو نے تربیت اولاد کے موضوع پر کی۔ آپ نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی غرض اسلام کو از سر نو زندہ کرنا ہے اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اب اس کی تجدید کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری کوشش ہو کہ ہم تربیت اولاد میں خاص توجہ دیں اور نئی پود کی زندگی کو اس طرح کے سانچے میں ڈھالیں اور انہیں دین کے لئے وقف کریں۔

تیسری تقریر مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ سلسلہ نے کی آپ نے تقویٰ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ احمدیہ جماعت کو تقویٰ کی راہوں پہ چلنے کی تلقین کی۔ اور کہا کہ دنیا میں احمدیت کی آسمانی آواز پھیل رہی ہے جو اس آواز کو ٹھکراتا ہے۔ وہ صرف کافر کی ایک بڑی نعمت خداوندی کی ناقدری کرتا ہے۔ چوتھے نمبر پر صاحب صدر نے عالمانہ پیرایہ میں واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کی تشریح کی۔ اور کہا کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا شکر کرتے ہوئے باہم محبت و اتفاق سے رہنا چاہیئے۔ آپ نے کہا اتحاد ایک بڑی نعمت ہے۔ اور ایک دوسرے سے بغض، حسد، مخالفت جہنم ہے۔ آپ نے فرمایا احمدیت آہستہ آہستہ تمام دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اس آسمانی تحریک نے تمام دنیا پر غالب آنا ہے۔ پس ہم دعاؤں میں لگے رہیں۔ اور خصوصاً حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے امام کا مقدس سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آپ نے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا وہ مضمون جو کہ ہدایت نامہ تعلیم و تربیت کے کتابچہ میں ہے جماعت کو پڑھ کر سنایا۔ اور بعد میں ایک لمبی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار نے جماعت احمدیہ رشی نگر کے تعاون اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح یہ جملہ اجلاسات کامیاب رہے۔ علاوہ ازیں بعض مقامی جھگڑوں کو بھی طے کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مضمون نگار حضرات کی خدمت میں

ادارہ بدر اُن قلمی معاونین کا تہہ دل سے ممنون ہے جو وقتاً فوقتاً اپنے قیمتی خیالات سے مستفید فرماتے رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ اُن کی اطلاع کے لئے اس قدر لکھ دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہر مضمون جو قابل اشاعت سمجھا جاتا ہے وہ اپنی باری پر شریکِ اشاعت کر دیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں نہ تو خط و کتابت کے لئے وقت میسر آتا ہے۔ اور نہ ہی احباب کو اس کی انتظار میں رہنا چاہیئے ——— البتہ

اس سلسلہ میں نہایت ضروری بات جس کا ایسے احباب کرام کو التزام کرنا لازمی ہے وہ یہ ہے کہ مضمون ہر صفحہ کے نصف حصہ پر لکھا جائے تا اس میں ترمیم و اصلاح کے لئے سہولت رہے۔ خوشخط موٹے قلم سے کشادہ لکھا ہوا مضمون زیادہ

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر کامیاب جلسے

(۲)

جمشید پور

جماعت نے جلسہ یوم خلافت بروز جمعہ بتاریخ ۲۷ ماہ رواں منعقد کیا۔ جس کی روئداد ارسال ہے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد جناب محمد احمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ جمشید پور نے جلسہ کی غرض وغایت مختصر الفاظ میں بتلائی۔ اور ۲۷ مئی کے دن کی اہمیت کو واضح کیا نیز آپ نے جسمانی روحانی نظام میں مطابقت ثابت کرتے ہوئے یہ بتلایا کہ جس طرح چاند سورج سے نور حاصل کر کے رات کی ظلمت کو دور کرتا ہے۔ اور رات کے وقت سورج کا قائم مقام ہوتا ہے اسی طرح خلافت کا وجود بھی انبیاء کے مقابلہ میں چاند کی حیثیت رکھتا ہے۔ نبی بحالت بشر ایک فانی وجود ہوتا ہے۔ لہذا اس کے کام کی تکمیل کے لئے خلیفہ کا وجود لازمی ہے۔ آیت استخلاف کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ہمارے اعمال اور ایمان بالخلافت اگر اچھے ہیں تو خلافت کی برکات سے ہم تاقیامت متمتع ہوتے رہیں گے۔ لہذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ خلافت پر ایمان کے ساتھ ساتھ ہم اعمال صالحہ بھی بجا لاتے رہیں تاکہ یہ نعمت ہم سے چھینی نہ جائے۔ اس کے بعد ہمارے نو احمدی محترم الحاج محمد شفیع المہدی صاحب نے تقریر کی اور آپ نے اسلام کے قبل کی حالت کو بیان کرتے ہوئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض کو واضح کیا اور آپ کے وصال کے بعد خلافت راشدہ کے حالات بیان کئے۔ پھر مسلمانوں پر جب ادبار کا زمانہ آیا اور اُن میں ایمان اور اعمال صالحہ مفقود ہو گئے۔ تو یہ نعمت ان سے چھین لی گئی۔ اور اب جو مسلمانوں کی حالت ہے وہ عیاں ہے۔ خلافت جیسی نعمت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے اللہ پاک نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نبی بنا کر بھیجا تاکہ پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہو۔ اور مسلمان دوبارہ سچے معنوں میں مسلمان بن جائیں اس لئے خلافت کے قیام کی خاطر بھی نبی کا آنا ضروری تھا۔ چنانچہ اب خلافت جیسی نعمت ہم کو اللہ تعالیٰ نے بخشی ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کے دن کو یاد دلاتے ہوئے دوستوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ نبی کے کاموں کی تکمیل کے لئے خلافت کا قیام ازبس ضروری ہے۔ نبی تو ایک تخم ریزی کر جاتا ہے اور خلیفہ اس کی آبیاری کر کے ایک تناور درخت بناتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں بھی آتا ہے کہ کوئی نبوت بغیر خلافت کے نہیں ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی رسالہ الوصیت میں اسی خلافت کو قدرت ثانی کے نام سے موسوم کیا چنانچہ میں نے وہ اقتباس پڑھ کر سنائے جو حضور نے اس ضمن میں تحریر فرمائے ہیں۔ پھر آیت استخلاف سے یہ وضاحت کی کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ امت محمدیہ سے یہ ہے کہ جب تک ایمان بالخلافت اور اعمال صالحہ کا جوڑ قائم رہے گا۔ خلافت جیسی نعمت سے ہم نوازے جائیں گے۔ ان دونوں کی عدم موجودگی خلافت سے محرومی کا باعث ہوگی۔ لہذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان دو شرائط کو پورا کرتے رہیں۔ اور اپنی اولاد کو بھی وصیت کریں کہ وہ اس سے منحرف نہ ہوں ہمارے اعمال بھی اسی قسم کے ہونے چاہئیں کہ دشمن بھی اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائے۔ آخر میں صاحب صدر جناب سید میر داؤد علی امیر صاحب نے سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے آغاز کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے دوستوں پر یہ بات واضح کی کہ خلافت نبوت کا تتمہ ہے اور خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ دشمنوں کی مخالفت اُسے کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتی ہے۔ آپ نے خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت کی برکات کو دوستوں کے سامنے بیان کیا۔ اور آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے ایمان بالخلافت اور اعمال صالحہ پر زور دیا نیز دوستوں کو تاکید کی کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ اس نعمت عظمیٰ کی برکات کو رائج کرتے جائیں اور اپنی اولاد کو نصیحت کریں کہ ایمان بالخلافت اور اعمال صالحہ پر گامزن رہیں۔ جلسہ بعد دعا برخواست ہؤا۔

خاکسار سید حمید الدین احمد
سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جمشید پور

پنکال

مورخہ ۲۷ مئی کو مقامی جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہؤا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد جمعہ خان صاحب اور مقبول خان صاحب نے خلیفہ اور خلافت کی ضرورت وغیرہ عناوین پر تقاریر کیں۔ صاحب صدر نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری سے چند واقعات سنائے اور جلسہ ۹½ بجے شب بعد دعا ختم ہؤا۔

خاکسار محمد فرزان علی احمدی
صدر جماعت احمدیہ پنکال
(اڑیسہ)

ہاری پاری گام

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۰ء مسجد احمدیہ ہاری پاری گام میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ جماعت احمدیہ جلسہ یوم خلافت مسیح موعود بعد نماز جمعہ منعقد کیا گیا۔ سب سے پہلے جناب صدر صاحب جماعت احمدیہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ ازاں بعد خاکسار نے خلافت اور پیغامی فتنہ پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد صاحب صدر نے یوم خلافت کے موضوع پر ایک مدلل تقریر کی۔ اور جلسہ دعا پر برخواست کیا گیا۔ خدا کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا۔

خاکسار حکیم ولی محمد راتھر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ہاری پاری گام (کشمیر)

پینگاڈی

مورخہ ۳ جون ۱۹۶۰ء کو مسجد احمدیہ پینگاڈی میں مولوی کمال الدین صاحب مالا بار کے زیر صدارت جلسہ تلاوت قرآن کریم سے جو ایس وی قمر الدین صاحب نے کی شروع ہؤا۔ اس کے بعد خلافت کے موضوع کی مختلف شقوں پر مولوی عبد القادر صاحب، ای سیموائی صاحب، اور مولوی محمد علوی صاحب مبلغ نے تقاریر کیں۔ جن میں اہمیت و ضرورت خلافت کی تفصیل بتائی گئی۔

پی احمد سیکرٹری تبلیغ
جماعت احمدیہ پینگاڈی کیرالہ

حیدر آباد

حیدر آباد میں مقررہ تاریخ ۲۷ مئی ۱۹۶۰ء کو بعض وجوہات کی بنا پر جلسہ یوم خلافت منعقد نہیں ہو سکا۔ اس کو ملتوی کر کے ۳ جون ۱۹۶۰ء کو منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کا اعلان تمام مقامی اخبارات میں کیا گیا تھا۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں مکرم میر احمد علی صاحب ہاشمی کی تلاوت سے ہؤا۔ مکرم محمد عبد النعیم صاحب نے نظم سنائی۔ نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کے انعقاد کی مختصر الفاظ میں غرض وغایت بیان کی۔ پہلی تقریر مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی نے "خلافت اسلامی" کے عنوان پر فرمائی۔ اس عنوان کے تحت آپ نے بتایا کہ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے خلافت اسلامی سے کیا مراد ہے۔ اس کی مزید وضاحت کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے اقوال پڑھ کر سنائے۔ دوسری تقریر مولوی عبد القادر صاحب صدیقی نے "خلافت نبوت کا تتمہ ہے" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے پہلے نبی اور نبی کے کام کے متعلق وضاحت فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "خلافت کی اہمیت اور اسکی برکات" آپ نے آیت استخلاف سے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور تاریخ سے ثابت کیا کہ خلافت پر ایمان کی بدولت آج بھی اہل سنت کی دنیا میں اکثریت ہے اور یہ بھی ذکر کیا کہ خلافت کا وعدہ مشروط ہے۔ یہ کوئی پیشگوئی نہیں ہے تاہم ایمان و اعمال صالحہ کی شرائط متحقق ہوں تو یہ وعدہ پورا ہوتا رہے گا پھر آپ نے آیت کریمہ اللہ نور السموٰت والارض ... الخ تکمیل نور کے ذرائع بیان کئے۔ اور نبوت کے بعد خلافت کے ذریعہ تکمیل نور کی حقیقت پر روشنی ڈالی برکات خلافت کے ضمن میں آپ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کے بعض واقعات پیش کئے کہ کس طرح تائید ایزدی سے برکات پہ برکات نازل ہوتی ہیں۔ آخر میں آپ نے برسات میں کمی آنے کی وجہ اور اس کا قرآن مجید سے حل پیش کیا

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی آپ نے فرمایا کہ نبی کے چار کام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے گئے تھے وہی مسیح موعود علیہ السلام کے ذمہ کئے گئے اور وہی خلفاء کے کام ہیں۔ انبیاء کی شخصیتیں اپنے اندر غیر معمولی جذب اور تاثیر رکھتی ہیں اور لوگ اس کے کام کی تعمیل میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہ باتیں عام سوسائیٹیوں میں پیدا نہیں ہوتیں۔ آگے چل کر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے خلافت کا وعدہ اس وقت تک کے لئے دیا ہے جب تک کہ جماعت میں اعمال صالحہ اور خلافت کے حصول کے لائق اعمال قائم رہیں۔ اور جماعت اس چیز پر ایمان رکھے کہ خلافت ہی سے جماعت ترقی کریگی۔ پس اس نعمت کی قدر کرو کہ جتنی قدر ہوگی اتنا ہی تا ابد یہ سلسلہ قائم رہیگا اور قیامت تک جماعت اللہ تعالےٰ کی نعمتوں سے متمتع ہوتی رہے گی۔ بقیہ

بقیہ صفحہ ۱۱ [illegible]

ہے۔ آخر میں آپ نے احباب جماعت سے جماعت کا نیا عہد لیا۔ حاضرین نے کھڑے ہو کر اس عہد کو دہرایا۔ اور ایک لمبی اجتماعی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار محمد صادق قائد

تحریک چندہ درویش فنڈ

مابین

احباب کے وعدوں کا انتظار ہے

چندوں میں اضافہ آمد کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ضروری ارشاد کے پیش نظر موجودہ مالی سال میں تحریک درویش فنڈ کا از سر نو آغاز کرتے ہوئے اس میں ۲۰۰۰۰ ہزار روپے کی متوقع آمد کی گنجائش رکھی ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ احباب جماعت سلسلہ کی اہم ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورا تعاون کریں گے۔ اور اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ وسط مئی میں اس تحریک کے متعلق اخبار بدر کے ذریعہ سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ نیز بذریعہ سائیکلوسٹائل سٹرکیب تمام جماعتوں کے عہدیداران مال کو وعدوں کے فارم ارسال کرتے ہوئے جماعت کے تمام دوستوں سے اس تحریک میں وعدے حاصل کر کے اور مرکز میں بھجوانے کے لئے تحریک کی جا چکی ہے لیکن ابھی تک صرف چند جماعتوں کی طرف سے وعدے وصول ہوئے ہیں۔ اور اس تحریک میں وصولی کی رفتار بھی تا حال حوصلہ افزا نہیں ہو رہی۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ دوست جلد از جلد اس اہم اور بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی طرف توجہ فرمائیں۔ سیکرٹریان مال کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جماعت کے ہر فرد سے اس تحریک میں وعدے حاصل کر کے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ نیز نقد وصولی کے لئے بھی ابھی سے پوری توجہ سے کوشش کی جائے۔ تاکہ متوقع بجٹ آمد کی سو فیصدی ادائیگی ممکن ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق بخشے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

وصیت

ایک ضروری تحریک!

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے ایک حالیہ ریزولیوشن کے ذریعہ فیصلہ فرمایا ہے کہ:۔

"عہدیداران جماعت اور مبلغین کے ذریعہ سے وصیت کی تحریک کو تیز کیا جائے اور اخبار میں اعلان کر کے ہر سال میں ایک ہفتہ وصیت منایا جائے اور جو مبلغ یا عہدیدار سال میں دس یا اس سے زائد وصیتیں کرائے ان کے نام خاص کارکردگی کے طور پر اخبار میں شائع کئے جائیں۔ اور انہیں انجمن کی طرف سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے۔"

اس فیصلہ کی تعمیل میں جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں اور حلقہ جات میں وصیت کی تحریک کو تیز کرنے کی سعی فرمائیں۔ اور کوشش فرمائیں کہ ایک سال کے عرصہ میں ہر عہدیدار اور مبلغ کم از کم دس یا اس سے بھی زیادہ نئی وصیتیں کرائے۔ علاوہ مندرجہ بالا فیصلہ کے ایسے عہدیداران اور مبلغین کے اسماء دفتر کی طرف سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے بھی پیش کئے جائیں گے۔

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم مئی ۱۹۶۰ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء منظور ہو گا ہفتہ وصیت منائے جانے کا اعلان بعد میں بذریعہ اخبار کیا جائے گا۔ عہدیداران اور مبلغین کرام اپنے ذریعہ کرائی گئی وصایا کا ریکارڈ دفتر ہذا میں کراتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ذمہ دار احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے کام میں برکت دے۔ آمین۔

خاکسار:۔ محمد عبد اللہ سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

ادائیگی چندہ جلسہ سالانہ

مالی سال کے ابتدا میں ضروری ہے

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ احمدیت کے قیام کے اغراض کو پورا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس مقدس اجتماع کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ایک خاص چندہ جاری ہے۔ جس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ اس چندہ کی شرح ہر احمدی دوست کی سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ ہے یا ایک ماہ کی اوسط آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ بطور لازمی چندہ مقرر ہے۔ بعض دوست اس چندہ کی ادائیگی کو التوا میں ڈالتے رہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو جلسہ سالانہ سے قبل یہ چندہ وصول ہوتا ہے اور نہ ہی مالی سال کے آخر تک اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی ممکن ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جملہ احباب جماعت اور عہدیداران شروع مالی سال سے ہی اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں۔ تاکہ اس چندہ کی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ممکن ہو سکے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"چندہ جلسہ سالانہ شروع سال ہی میں ادا کرنا چاہیئے تاکہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس و دیگر سامان بروقت خرید لیا جائے۔"

اگر احباب جماعت حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق شروع مالی سال میں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ تو اس سے بروقت اچھی اور سستی اجناس خرید لی جا سکتی ہے۔ اور اخراجات میں کفایت اور انتظام میں سہولت ہو سکتی ہے۔

امید ہے تمام دوست اس کار خیر میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

شکرانہ فنڈ

انسان کا خاصہ ہے کہ وہ مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بچہ کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر، امتحان میں کامیابی پر اور اسی طرح تکلیف سے نجات پانے اور حادثات سے محفوظ رہنے کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کرتا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ ایسے مواقع پر محاسب صاحب قادیان کے نام پر "شکرانہ فنڈ" میں کچھ بھیجو اکر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا موجب بنیں۔

ناظر بیت المال قادیان

صدقات

صدقہ و خیرات صرف روحانی بیماریوں کا ہی علاج نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہوتے ہیں۔

صدقات کی رقوم بھی محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بھجوائی جانی چاہئیں۔ ناظر بیت المال قادیان

درخواستہائے دعاء خاکسار کے لڑکے میاں بشیر احمد کے ہاں تیسرا لڑکا رہون میں بروز اتوار صبح پیدا ہوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ بزرگان دین درویشوں صحابیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کو خاندان اور احمدیت کے حق میں بابرکت کرے صحت سلامتی کے ساتھ خادم دین دخلق بنائے۔

خاکسار کا ہمشیرہ زادہ ... سال سے ماہ جون کو میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں ان کی کامیابی کے لئے ... تیسرے فرزند میاں فضل جلیل آل انڈیا امتحانوں کے مقابلہ میں 1.P.S. Allied Services اور اڑیسہ سے متعلقہ مقابلوں کی تیاری کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل و نصرت شامل ہو اور کامیابی نصیب ہو۔ اور بزرگان مکرم سید ... کی عمر کافی ہے اور کمزور ہو گئے ہیں مکرم سید محمد احمد صاحب ... سید ابو المحسن صاحب اور مکرم فضل بہادر صاحب ... اور مکرم ماسٹر عبد الحمید خان صاحب کی صحت کے لئے جماعت ...

خبریں

نئی دہلی ۱۲ رجون۔ اکالیوں نے آج دہلی میں پنجابی صوبہ تحریک کے حق میں امتناعی حکم کے باوجود جلوس نکالنے کی کوشش کی۔ مگر حکام نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے والے جتھہ کو گوردوارہ سیس گنج سے جہاں سے کہ جلوس نکالا گیا تھا پچاس گز کے فاصلہ پر روک دیا اور اس طرح جلوس نکالنے کی کوششیں ناکام بنا دی گئیں۔ جب اکالیوں کی طرف سے تشددانہ حرکات ہوئیں تو حکام نے دو بار ٹیئر گیس چھوڑی اور دو بار لاٹھی چارج کیا۔ پریذیڈنٹ [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ اکالیوں نے چاندنی چوک کے تھانہ پر حملہ کیا۔ اندر کچھ پولیس کرمچاریوں کو جو تھانے پر سے لاٹھی چارج کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے بری طرح زدوکوب کیا۔ اکالیوں نے گھوڑ سوار پولیس پر خشت باری بھی کی۔

سرینگر ۱۲ رجون۔ تبت سے موصول شدہ اطلاع کے مطابق چینیوں نے لداخ سرحد پر مغربی تبت کے علاقوں میں ہوائی اڈوں کا جال بچھا دیا ہے۔ ان میں سے چند ہوائی اڈوں پر جیٹ جہاز اتر سکتے ہیں ان علاقوں میں جو بڑے ہوائی اڈے ہیں وہ اڈاک کا رٹوک اور تاشی گونگ میں ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ چینی روڈوگ اور مغربی تبت کے دیگر فوجی اڈوں میں بھاری توپ خانہ لے آئے ہیں۔ ان میں پہاڑی علاقوں میں استعمال کی جانے والی توپیں بھی شامل ہیں۔ چین کی یہ توپیں اور بھاری توپ خانے کا دوسرا سامان مختلف ڈویژن کا ہے۔ چینیوں نے لداخ کے جس علاقہ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اس میں انہوں نے لنگا وہ سے لے کر پینگونگ جھیل تک چوکیاں قائم کر رکھی ہیں۔ پینگونگ میں چینیوں نے پہاڑ کی ایک چوٹی پر جہاں سے چوشل کا بھارتی ہوائی اڈہ دکھائی دیتا ہے مشاہدہ کی چوکی قائم کر لی ہے ان تمام چوکیوں میں چینی فوجیں ہوائی توپوں سے لیس ہیں۔ ان کے پاس وائرلیس سیٹ۔ خیمے۔ گھوڑے اور خچر بھی ہیں۔ ان کی موٹریں چین سرحدی چوکیوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ بتایا گیا کہ ان علاقوں میں چینی گذشتہ اکتوبر سے خندقیں کھود رہے ہیں۔ اور پتھروں سے مورچے بنا رہے ہیں شمال مشرقی لداخ کے علاقوں کو ایک دوسرے سے اور مغربی تبت سے ملانے کے لئے سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ اب ان میں سے بیشتر سڑکوں پر ۵ ٹن وزنی موٹریں چل سکتی ہیں۔

واشنگٹن ۱۲ رجون۔ امریکی صدر جنرل آئزن ہاور آج مشرق بعید کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ الاسکا۔ فلپائن اور فارموسا جائیں گے۔ اور اتوار کو جاپان پہنچیں گے۔ جہاں وہ تین دن کے لئے دورہ کریں گے۔ انہوں نے جاپان میں مخالفانہ مظاہروں کے باوجود جاپان کے دورہ کا پروگرام برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اُن کے دورہ کا پروگرام ابھی شائع نہیں کیا گیا۔ آج جاپان بھر میں جنرل آئزن ہاور کے مجوزہ دورہ جاپان اور امریکہ کے حالیہ سیکیورٹی معاہدہ کے خلاف پھر مظاہرے ہوئے۔ ان میں تین لاکھ ۳۰ ہزار اشخاص نے حصہ لیا۔ ۹۸ ہزار اشخاص نے صرف ٹوکیو میں مظاہرہ کیا۔ وہ یہ نعرے لگا رہے تھے "جنرل آئزن ہاور کا دورہ ملتوی کر دیا جائے" "وزیر اعظم کشی مستعفی ہو جائیں"

پٹیالہ ۱۳ رجون۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں پنجاب میں مزید ۱۲۵ اکالی گرفتار کئے گئے۔ اس طرح صوبہ بھر میں اب تک کے گرفتار شدگان کی تعداد ۲۲۱۲ ہو گئی ہے۔

انقرہ ۱۳ رجون۔ ترکی میں ایک نیا عارضی آئین نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق تمام اختیارات قومی اتحاد کمیٹی کو حاصل رہیں گے نوجوان انقلاب کے لیڈر جنرل گرسل جو وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف بھی ہیں۔ اس کمیٹی کے صدر ہیں۔ اس طرح وہی ملک کے سربراہ ہوں گے جب چناؤ کے بعد نئی پارلیمنٹ قائم ہو جائیگی گو یہ کمیٹی خود بخود ختم ہو جائیگی۔ یونیورسٹی پروفیسروں کی ایک کمیٹی نے نیا آئین تیار کیا ہے۔ اس میں سفارش کی گئی ہے کہ نئے چناؤ جلد از جلد کرا دیا جائے۔ ایک اور اطلاع ہے کہ اعلیٰ با اختیار کمیٹی غور کر رہی ہے جو سابق صدر جلال بایار سابق وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس اور دوسرے لیڈروں اور اعلیٰ افسروں کے خلاف مقدمات چلائے گی۔ ترکی کے خزانہ کو مضبوط بنانے کے لئے لوگ روپیہ پیسہ اور اپنی قیمتی اشیاء دھڑا دھڑ جمع کرا رہے ہیں تاکہ ترکی کے سکہ کی قیمت بڑھائی جائے۔

آنریبل بخشی غلام محمد صاحب وزیر اعلیٰ کشمیر کا سواگت

ماہ مئی ۱۹۶۰ء میں آنریبل بخشی غلام محمد صاحب وزیر اعلیٰ کشمیر نے جنوبی کشمیر کا دورہ کیا۔ جماعت احمدیہ شورت نے ان کا پرجوش سواگت کیا اور سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا جسے آنموصوف نے بخوشی قبول کیا۔ اور اھلاً وسہلاً و مرحباً کے معنی دریافت فرمائے۔ کیونکہ اس سے پہلے انہوں نے یہ الفاظ سنے تھے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کنڈ پورہ نے بھی اسی طرح وزیر اعلیٰ صاحب کا خیر مقدم کیا۔ اور آپ نے جماعت کے دوستوں کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے کنڈ پورہ میں مستورات سکول کھولنے کا وعدہ فرمایا۔ بعد میں آنموصوف نے بچوں میں مٹھائی تقسیم کی۔ (نامہ نگار)

پیکنگ ۱۳ رجون۔ بھارت چین سرحدی جھگڑے کے سلسلہ میں ریکارڈ اور نقشہ جات کی جانچ پڑتال کے لئے بھارتی وفد آج پیکنگ پہنچ گیا۔ وفد کو گذشتہ ہفتہ پیکنگ پہنچنا تھا۔ مگر طوفان کی وجہ سے دیر سے پہنچا۔ ان کا سواگت بھارتی سفیر ان کے سٹاف اور چین کے ایشیائی ڈویژن کے حکام نے کیا۔

کلنگپونگ بازار ۱۳ رجون۔ پتہ چلا ہے۔ کہ تبت چین سرحد پر چینی جاسوسوں کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ چینی جاسوسوں کا مقصد بھارتی سرحدوں پر تعینات بھارتی فوجوں کے ٹھکانے اور تعداد معلوم کرنا ہے۔ تبت کی سرحد پر چینی حکام نے سڑکوں کی جو تعمیر شروع کر رکھی ہے۔ یہ سڑکیں ابھی چھ ماہ تک مکمل ہونے کا امکان ہے۔ لہٰذا جب تک سڑکیں مکمل نہ ہو جائیں۔ تب تک چین سے تبت سرحد پر مزید فوجیں بھیجنے کا کوئی امکان نہیں۔ لہاسہ سے پیکنگ تک ریل کی لائن تعمیر کی جا رہی ہے۔ یہ لائن اس سال کے آخر تک مکمل ہو جانے کا امکان ہے

واشنگٹن ۱۱ رجون۔ ہندوستان نے امریکہ سے ۲۹ ہوائی جہاز خریدے جن کی قیمت ڈالروں میں ادا کی جاری ہے۔ یہ جہاز اس شرط پر دیئے گئے ہیں۔ کہ ہندوستان کی داخلی سلامتی کو برقرار رکھنے کے لئے ان جہازوں کی ضرورت ہے۔

ہندوستان اپنی شمالی سرحد پر ان جہازوں سے کام لے گا۔ ہوائی جہازوں کی تعداد کی تصدیق امریکی دفتر خارجہ یا ہندوستانی سفارت خانہ نے نہیں کی۔

محکمہ ڈیفنس کے ترجمان نے بتایا کہ ہند کا فوجی مشن جو اب امریکہ کا دورہ کر رہا ہے۔ ایسے میزائلوں کی خریداری میں دلچسپی رکھتا ہے۔ جو ہوائی جہازوں کے ذریعہ ہوائی جہازوں پر چھوڑے جاتے ہیں۔ اور سائیڈ وائنڈر "سائیڈ وائنڈر" طرز کے ہیں۔ سائیڈ وائنڈر ایک راکٹ ہے جو اپنے نشانہ پر خود بخود جا لگتا ہے۔ اور یہ ایسی حرارت کے بل پر چلتا ہے جیسی کہ جیٹ سے پیدا ہوتی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ہندوستان دیگر مغربی ملکوں میں تیار کردہ ایسے ہی میزائلوں کی خرید میں بھی دلچسپی رکھتا ہے اور کہ اس نے ابھی تک یہ قطعی فیصلہ نہیں کیا کہ وہ میزائل امریکہ ہی سے خرید سکے گا۔

بغداد ۱۱ رجون۔ عراق کے اقتصادی منصوبہ بندی بورڈ نے بغداد میں دریائے دجلہ پر ایک جھولا پل تعمیر کرنے کے لئے فیصلہ کیا ہے یہ پل ۲۲۶ میٹر لمبا اور ۲۰ میٹر چوڑا ہوگا۔ چوڑائی کے ۱۴ میٹر حصہ پر سواریوں کی آمد و رفت ہوگی اور باقی چھ میٹر پیدل چلنے والوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔

بورڈ نے وزارت صنعت کو جفت سازی کا ایک کارخانہ قائم کرنے کی بھی اجازت دی ہے جس میں ہر سال عام استعمال کی دس لاکھ جوتے تیار کئے جائیں گے۔ بورڈ نے اس پروجیکٹ کے نمونے اور ڈیزائن کو بہت پسند کیا ہے اس کام کے لئے ساڑھے تین لاکھ دینار کی منظوری بھی دیدی گئی ہے۔